

سوویت یونین کے ٹکڑے کے بعد کیونٹ اتحاد واصل پا کر ہو گیا۔ یوگوسلاویہ اور یوگوسلاویہ کے اتحاد کی راہ میں رکاوٹ تھا۔ لیکن اس کی وجہ سے دنیا دو بڑے نظاموں میں بٹی ہوئی تھی، دونوں نظاموں نے اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ سازی اور جاسوسی، اور تخریبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پوری دنیا میں کشمکش اور انتہا پسندی کی فضا قائم کر دی، ان دونوں بلاکوں میں جو ممالک شامل تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے حلیف تھے، اور دوسرے بلاک کے دشمن اور بدخواہ تھے، یہ سارے ممالک جو کسی نہ کسی بلاک سے وابستہ تھے اور جن کے مفادات مشترک تھے، اور جن کی داخلی و خارجی سلامتی محفوظ تھی، الگ ہونے کے بعد نئی تفرقہ اندازی، آپسی پھوٹ اور داخلی انتشار و خفقان اور اتار کی سے دوچار ہیں، اب ہر بلاک مختلف بلاکوں میں منقسم ہو گیا ہے، اور اندرونی کشمکش میں مزید اضافہ ہو گیا ہے اور دوسرے ملکوں میں انتشار اور کشمکش پیدا کرنے کو اپنی سلامتی اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ان انسانی، تہذیبی، تجارتی، تعلیمی اور دینی امتیازات، رنگ و نسل، علاقائیت اور قومیت کے جھگڑوں اور تعصبی رجحانات کا ہر وہ شخص مشاہدہ کر سکتا ہے جو موجودہ دور کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے، وہ کسی ایک ملک کے مختلف طبقات و عناصر سے اگر چاہے خیال کرے تو دیکھے گا کہ ایک ملک کے باشندے الگ الگ دائروں میں گردش کر رہے ہیں، اور وہ زبان، تہذیب و ثقافت، رنگ و نسل، دفاعی قوت اور تجارت و معیشت کی بنیاد پر مختلف حلقوں اور طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں، یہ اختلافات و امتیازات مشرق اور مغرب دونوں حلقوں میں پائے جاتے ہیں، جن سے خود یورپ اور ترقی یافتہ ملک محفوظ نہیں، جو کچھ سابق یوگوسلاویہ، البانیہ، مقدونیہ، انڈونیشیا، اتھوپیا، سوڈان اور صومالیہ میں واقع ہوا، اور تونس، لیبیا، عراق، مصر اور شام میں اگر کشمکش ہے، تو برطانیہ اور یورپ کے کئی ملکوں میں بھی قومی، نسلی رجحانات بڑھ رہے ہیں، ان رجحانات کا سبب یورپ کا وہ موقف ہے جو اس نے اپنے سیاسی اور اجتماعی مفادات کی وجہ سے اپنایا ہے، اور آزادی اور مقصد کے حصول کے لیے ہر قسم کے وسائل کے استعمال کا نظریہ ہے، اب یہ کشمکش خود یورپین ممالک اور امریکہ میں جنم لے رہی ہے۔

جولوگ مغربی دنیا کے حالات پر نظر رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یورپ کے مختلف ملکوں میں قومی و نسلی مصیبت کے رجحانات بڑھ رہے ہیں، یہ قدم سامراجی ممالک ہیں اور ہر ملک کے الگ الگ مفادات ہیں اور اپنے اپنے مفادات و اغراض کے حصول کے لئے ان میں کسی جبری ہے، کئی قومی مفادات کا اختلاف ماضی میں کئی جنگوں کا سبب بن چکا ہے، اور آج پھر قومی اغراض و مفادات کی خاطر پوری دنیا میں انتشار و خفقان اور اتار کی کھیلتی جا رہی ہے، بڑے ممالک جو مالی اور دفاعی مدد دینے کی

ملاحیت رکھتے ہیں، وہ چھوٹے ممالک کے قریبی یوں کی مدد کے خارج ہیں، ماحولیات روئید رکھتے ہیں۔

یورپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ افتراق و انتشار اور اختلاف و غلط فہم کے یہ بیج اس کے خود بوئے ہوئے ہیں، وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ اختلافات ماضی میں خون خرابے کا سبب بن چکے ہیں۔

یورپ میں ان سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور نسلی جھگڑوں کے ساتھ ساتھ عیسائی بنیاد پرستوں کا ایک طاقتور عنصر بھی سرگرم عمل ہے اس عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ عنصر امریکا، جرمنی، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور اسپین بلکہ ہر یورپین ملک میں زبردست قوت اور اثر و رسوخ کا حامل ہے۔ یورپ اس عنصر کو اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے استعمال کرتا رہا ہے اور اس کے لئے ہر ممکن وسائل فراہم کرتا رہا ہے، تاکہ وہ خارجی دنیا میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکے، لیکن جو ادارے عیسائی مشنریاں تیار کرتے تھے اب وہ بھی بنیاد پرستی کی تعلیم دے رہے ہیں اور اب ایک ایسی طاقت کے ظہور کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں جو سیاسی قیادت سے متصادم ہو سکتی ہے، نوجوانوں میں اپنی پیاس بجھانے، نفس کو تسکین بخشنے اور شور شرابہ والی زندگی سے اکتا جانے اور بے چینی کا علاج کرنے کی غرض سے قلبی سکون حاصل کرنے کے ذرائع حاصل کرنے کا رجحان بڑھنے لگا ہے، اور جوں جوں مشرقی مذاہب و ادیان کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے، یہ رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے، اس کی علامتیں اکثر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے ایک انتہا پسند مذہبی گروہ نے امریکہ میں حکومت کو چیلنج کیا اور پھر خود کشی کر لی، اس طرح کی فکر کے حامل گروہ یورپ کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں، یورپ میں ایسے نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں مادیت کے خلاف رد عمل پیدا ہو رہا ہے، اسلامی بنیاد پرستی کے خطرہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کئے جانے سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یورپ میں باہمی کشمکش کے بہت سے اسباب ہیں، ان میں سے ایک سبب یہودیوں کا زندگی کے تمام شعبوں پر غلبہ ہے جس سے غیر یہودی حلقوں میں بے چینی اور سخت رد عمل پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اور اس یہودی لابی کے تسلط و اقتدار سے نجات پانے کے آثار محسوس کیے جا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یورپ میں سیاہ فام اور سفید فام نسلوں کے درمیان زبردست کشمکش بڑھ رہی ہے، دوسری طرف یورپ میں پوری دنیا پر امریکی تسلط کے خلاف رد عمل شروع ہو گیا ہے، امریکہ سے مدد لینے والے ملک بھی امریکی بااؤں کو پسند کرتے ہیں۔

جب سے مشرقی ملکوں میں یورپی سامران کا آغاز ہوا ہے تب سے یورپ اپنے ملک کی خامیوں، برائیوں اور کمزوریوں سے چشم پوشی، اور دوسرے ملکوں کے عیوب و نقائص کی جستجو و تلاش کا عادی

ہو لیا ہے، چنانچہ کوئی نئی مہم یا تجربہ نگار یورپ کی موجودہ تہذیب و تمدن کی برائیاں اور خرابیاں پر اور یورپ اس وقت جن داخلی خطرات سے دوچار ہے ان پر ذرا بھی لب کشائی نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی کوئی تبصرہ کرتا ہے بلکہ اپنی تمام تر توجہ خارجی دنیا پر مرکوز رکھتا ہے جس کا نتیجہ ہے کہ اندرونی بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں اور اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہے۔

یورپی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہی زندگی کے متعین اصول و ضوابط اور روایات و اقدار کے خلاف بغاوت پر ہے، مذہبی روایات و اقدار کے خلاف بغاوت کے نتیجہ میں وہاں دورِ بحران پیدا ہو گئے ہیں، نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو رہبانیت کی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو ایسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، جس میں ہر طرح کی آزادی ہو، اور دینی روایات و اقدار کا پاس و لحاظ نہ کرنا پڑے، اس طرح یورپین معاشرہ میں کھلا تضاد پایا جا رہا ہے، اس کے افراد بلا تفریق مرد و عورت جانوروں جیسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

اس طرح کے بہت سے نوجوان اپنی تہذیب و تمدن اور ثقافت سے بغاوت کر کے مشرقی ملکوں کا سفر کر رہے ہیں اور عبادت گاہوں یا قبوہ خانوں اور فحاشی کے اڈوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، اس طرح کے مناظر کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں، بلکہ ہر بڑے شہر میں اسکا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، اور نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو چوری، ڈکیتی اور قتل و عارت گری جیسے سنگین جرائم میں ملوث ہے، نوجوانوں کا یہ گروہ مالداروں کو بے خیال بنالیتا ہے اور مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں ان کو قتل کر دیتا ہے، امریکہ اور فرانس کے اندر نوجوانوں میں جرائم کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ گھونٹنے پھرنے پر پابندی عائد ہے، عافیت پسند لوگ گھروں سے باہر نکلنے سے گھبراتے ہیں، عورتوں اور کم سن بچوں پر مظالم عام ہیں۔

مادی اور عسکری طاقت و قوت یورپ کا وہ آخری حربہ ہے جس سے یورپ اپنا ہولناک اور گھناؤنا چہرہ چھپائے ہوئے ہے، اور مادی و عسکری طاقت و قوت کے ہی ذریعہ ان رجحانات اور خطرات پر پردہ ڈال رکھا ہے جو اس کے وجود کے لئے خطرہ پیدا کر رہے ہیں لیکن نوجوانوں کا جرائم کا عادی ہو جانا اور قتل و عارت گری اور فحاشی اعمال سے لذت اندوز ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یورپ اس اسلامی اور غیر خیالی تمدن کے اصول کی کسی صورت پر قائم ہو گیا ہے، اور یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ یورپ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق عالمی مسائل حل کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔

بہت سے عالمی مسائل کے حل کرانے میں ناکام ہو جانے کی وجہ سے اور باہم دست و گریباں

راتوں کو قتل و غارت کے بازو رکھے ہیں بے امن اور نا کام ہو جانے کی وجہ سے یورپ کا پوری دنیا پر جو رعب و دبدبہ تھا ختم ہوتا جا رہا ہے، جب یہ متفرق عناصر متحد ہو کر طاقتور ہو جائیں گے تو عسکری طاقت و قوت یورپ کو بچا نہیں پائے گی جیسا کہ یہ عسکری طاقت و قوت سوویت یونین کو بچانے میں نا کام رہی ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور امریکی جرائم کے متعلق کویت سے نکلنے والے مفت روزہ عربی میگزین المجتمع میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی، اس کے کچھ اہم اعداد و شمار پیش کرتے ہیں تاکہ یورپی تہذیب و تمدن سے جو لوگ مرعوب و مسحور ہیں اور امریکہ کی ترقی کا راگ الاپتے رہتے ہیں، وہ اندازہ کر سکیں کہ ان کا محبوب و ممدوح امریکہ انسانی حقوق کی پامالی اور جرائم کے ارتکاب میں کہاں تک پہنچ گیا ہے۔

۳۲ ملین امریکی خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں، ۱۲ ملین ایسے ہیں جن کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کا کوئی ٹھکانہ نہیں، کوئی نظم نہیں، ۲۱ ملین ناخواندہ ہیں، پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے، صرف پچاس ملین امریکیوں کو ووٹ دینے کا حق ہے، جب کہ امریکہ کی مجموعی آبادی ۲۰۵ ملین ہے، امریکی صدر کے عہدہ پر فائز ہونے کا حق صرف مالداروں کو ہے، انسانی حقوق کی کھلے عام پامالی ہو رہی ہے کہ ایک ملین بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں، ایک ملین امریکی بچے ملک سے باہر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، اور ۱۳ ملین بچے خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، اور ہر سال پانچ ہزار بچے قتل کئے جاتے ہیں جو گروہ عورتوں اور بچوں کو برقرار کر کے امریکہ لے جاتے ہیں، وہ سالانہ سات عرب ڈالر کماتے ہیں، تازہ اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ۲۰۰ ملین پرائیویٹ اسلحہ سیکڑ ہیں جب کہ ایک لاکھ سے زائد اسلحہ بیچنے والی رجسٹرڈ دکانیں ہیں، ایک امریکی ایجنسی کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سال میں ستر ہزار اسلحہ استعمال ہوتے ہیں، ان میں سے ۵۰ ہزار کا استعمال غیر ملکیوں پر حملہ کرنے میں ہوتا ہے اور باقی چوری، ڈاکہ زنی، اور قتل و غارت گری جیسے جرائم میں ہوتا ہے۔

روس، فرانس اور اسپین میں جرائم کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ اخلاقی قدروں کی پامالی، ظلم و ستم تو ہی سلخ رہا انفرادی زندگی میں وہ خدا کے حُضرات کو دعوت دینے والا عمل ہے اور اس کے کم تناسب پر پیش آنے والے واقعات اضلی میں کئی قوموں کی اصل ہی کا سبب بن چکے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں، سب سے سنگین بات یہ ہے کہ ان بد اعمالیوں کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے اور اس کی مخالفت کو قانون شکنی اور خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

اسلام اور امن عالم اقوام متحدہ سے چند سوالات

اسلام میں انسانی اخوت و مساوات

انسانی اخوت و بھائی چارگی کا درس دینے والا سب سے پہلا مذہب اسلام ہے، اسلام نے آکر سب سے پہلے تفریق و امتیاز کی تلخ کٹی کی، اور اونچ نیچ کو مٹانے کا اعلان کیا، اسلام کی تعلیم ہے کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، انسان ہونے کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق و امتیاز نہیں۔ فرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (النساء: ۱)

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں پیدا کیں۔“

اسلام کی نظر میں ساری مخلوق اللہ کا کتبہ ہے، مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے: الخلق عباللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عبادہ (مشکوٰۃ) مخلوق اللہ کا کتبہ ہے، اللہ کے نزدیک سب مخلوق میں پسندیدہ وہ شخص ہے جو اللہ کے کتبے کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرتا ہو (مستفاد اسلام رواداری)

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں تمام انسانوں کو بحیثیت انسان برابری کا درجہ دیا گیا ہے، آپس میں بھائی چارگی سکھائی گئی ہے، قرآن مجید و حدیث میں اخوت و مساوات کی تعلیمات بھری پڑی ہیں، اس نے قرآن مجید میں انسانیت کو خالص کر دیا اور امتیاز کو مٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے سب ایک ماں باپ کی اولاد ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اخوت و مساوات کے متعلق کس قدر زور دیا اور فرمایا: تمہارا رب ایک ہے تمہارے باپ ایک ہیں آدم علیہ السلام اور وہ مٹی سے پیدا کئے گئے،